سوال

میرے والد صاحب کی دو بیویاں ہیں، اور ہر ایک کی اولاد بھی ہے پہلی کی ایک بیٹی اور دوسری کا بیٹا، اور ہر ایک نے دوسرے کے بچے کو دودھ بھی پلایا ہے، اور خاوند کے بیٹے اور بیٹیاں بڑی عمر کی بھی ہیں، اور دوسری بیوی کی پہلے خاوند سے بھی اولاد ہے تو کیا خاوند کی اولاد کے لیے دوسری بیوی کی اولاد سے پردہ نہ کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ پہلی بیوی نے دوسری بیوی کے بیٹے کو اور دوسری بیوی نے پہلی بیوی کی بیٹی کو دودھ پلایا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

جب بچہ یا بچی کسی عورت کا دودھ پیئے تو وہ عورت اس کی رضاعی ماں بن جاتی ہے، اور اس عورت کی ساری اولاد اس دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بہن بھائی بن جاتے ہیں، اور اس عورت کا خاوند دودھ پینے والے بچے کا رضاعی والد بن جائیگا

اور عورت کے بھائی اس بچے کے رضاعی ماموں اور عورت کی بہنیں اس بچے کی رضاعی خالائیں بن جائینگی، یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں جمع ہیں :

" رضاعت سے بھی وہی حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے " متفق علیہ

چنانچہ رضاعت سے محرم بھی رشتہ اور نسب سے محرم کی طرح ہی ہیں

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب کوئی بچہ کسی عورت کا پانچ دو برس کی عمر میں پانچ رضاعت دودھ پی لے تو بالاتفاق وہ شخص جو دودھ کا سبب ہے اس دودھ پینے والے بچے کا رضاعی باپ ہوگا، اس پر سب مشہور آئمہ کا اتفاق ہے، اور اسے " لبن الفحل " کا نام دیا جاتا ہے "

اور جب مرد اور عورت دودھ پینے والے بچے کے رضاعی ماں باپ بن گئے تو پھر ان دونوں کی اولاد دودھ پینے والے بچے کے بہن بھائی بن گئے، چاہے وہ صرف باپ سے ہوں یا پھر صرف عورت سے یا دونوں سے ہی، یا ان کی رضاعی اولاد ہو؛ کیونکہ وہ اس رضاعت کی بنا پر اس دودھ پینے والے بچے کے بہن بھائی بن جائینگے؛ حتی کہ اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور ایک بیوی نے بچے اور دوسری نے بچی کو دودھ پلایا تو وہ دونوں بہن بھائی ہونگے، اور کسی کے لیے بھی دوسرے سے شادی کرنا جائز نہیں ہوگا، اس پر مسلمان آئمہ اربعہ اور جمہور علماء کا اتفاق ہے

اس مسئلہ کے متعلق ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا :

" لقاح ایک ہی ہے، یعنی جس شخص نے دونوں عورتوں سے وطئ کی جس کی وجہ سے دودھ آیا وہ ایک ہی ہے

اور مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ عورت کے ان بچوں میں جنہوں نے کسی بچے کے ساتھ دودھ پیا اور اس بچے کے درمیان جو رضاعت سے قبل یا بعد میں اس عورت کے ہاں پیدا ہوا ہو میں کوئی فرق نہیں

اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر سب " عورت کے رشتہ دار اس دودھ پینے والے بچے کے رضاعی رشتہ دار ہونگے " اس عورت کی اولاد دودھ پینے والے بچے کے بہن بھائی ہونگے، اور عورت کی اولاد کی اولاد اس کے بھتیجے بھیتجیاں ہونگی، اور عورت کی مائیں اس کی نانیاں بن جائینگی، اور عورت کے بھائی اور بہنیں اس کے ماموں اور خالہ، اور یہ سب اس بچے پر حرام ہونگے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34/31-32).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

"جب کسی انسان نے کسی عورت کا دودھ پیا جس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہو تو وہ اس عورت کا رضاعی بیٹا شمار ہوگا، اور اس عورت کی ساری اولاد بیٹے اور بیٹیوں کا بھائی بن جائیگا، چاہے وہ رضاعت کے وقت موجود ہوں یا رضاعت کے بعد پیدا ہوئے ہوں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے:

اور تمہاری رضاعی بہنیں"

اور جب کسی انسان نے کسی شخص کی ایک بیوی کا دودھ پیا جس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہو تو اس شخص کی ساری اولاد دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بہن بھائی ہونگے، چاہے وہ اس کی ایک بیوی کی اولاد ہو یا پھر ساری بیویوں کی کیونکہ دودھ تو آدمی کی طرف منسوب ہے، اور جس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہ دو برس کی عمر میں پانچ یا اس سے زائد رضعات ہیں، یہ علم میں رہے کہ ایک رضعات یہ ہے کہ بچہ عورت کے پستان کو منہ میں ڈال کر چوسے اور سانس لینے کے لیے چھوڑے یا پھر دوسرے کو منہ میں ڈالے تو یہ ایک رضعات شمار ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (21/7).

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر یہ ثابت ہوا کہ:

خاوند کی اولاد اور اس کی بڑی بیٹیا جنہوں نے دوسری بیوی کا دودھ نہیں پیا ان کے لیے دوسری بیوی کی پہلے خاوند سے اولاد کے سامنے پردہ اتارنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس عورت کے بھائی کے سامنے؛ کیونکہ ان میں نہ تو نسب کی اخوت ہے اور نہ ہی رضاعت کی اخوت، ان اور بیوی کے بھائیوں کے مابین نہ تو نسب کی حرمت ہے اور نہ ہی رضاعت کی حرمت

اور جس لڑکی نے دوسری بیوی کا دودھ پیا ہے تو وہ اس بیوی کی ساری اولاد کی رضاعی بہن ہوگی، اور یہ اس مذکورہ بیوی کے بیٹے کی نسب کے اعتبار سے بھی بہن ہے جیسا کہ واضح ہے

واللہ تعالی اعلم

مزید فائدہ کے لیے سوال نمبر (112875) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

131564